(عقیدہ کورس)

پانچواں حصہ

قوت اور اختیار والا ہی ساری مرادیں پوری کرتا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

(عقیدہ کورس)

پانچواں حصہ

قوت اور اختیار

والا ہی

ساری مرادیں پوری کرتا ہے

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : قوت اور اختیار والا ہی ساری مرادیں پوری کرتا ہے (عقیدہ کورس) پانچواں حصہ

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : دسمبر 2017ء

تعداد : 1200

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک II، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034، 021-35292241-42

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050، 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج ہم عقیدہ توحید اور شرک کی حقیقت کو دیکھیں گے یعنی ان کا موازنہ (Comparison) کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ)۔

پہلی بات:　　توحید کیا ہے؟

توحید روٹ کے اعتبار سے ''و ح د'' سے نکلا ہے

اس کے معنی ہیں ''اللہ تعالیٰ کو واحد یعنی ایک ماننا''

ایک ماننے سے کیا مراد ہے؟

یہ باتیں بڑی اہم (Important) ہیں اور یہ آٹھ باتیں ہیں جو اس وقت میں آپ کے سامنے رکھوں گی اور میں توقع رکھوں گی آپ ان کو اتنی بار ضرور دہرائیں گے کہ یہ آپ کے قلب وذہن کا حصہ بن جائیں کیونکہ اس کے بغیر آپ یقین کی منزل کو طے نہیں کر سکتے۔عقیدہ توحید یہ ہے اس بات پر یقین رکھا جائے کہ:

1۔ساری طاقتیں اور ہر قسم کے اختیارات میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے

تمام طاقتیں آپ تصور (Imagine) کر سکتے ہیں دنیا میں کتنی طاقتیں ہیں؟ اور سارے اختیارات، اختیارات کو بھی آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی ایک حد (Limit) ہے۔تو وہ ایک ہے جو طاقت کا مالک بھی ہے اور اختیارات بھی رکھتا ہے، سارے اختیارات کا مالک ہے۔آپ اپنے قلب وذہن میں جھانک کر دیکھیں گے تو پتہ چلے گا بہت سے معاملات میں کہیں، کسی مقام سے کوئی خرابی جو در آئی اب تک ویسے ہی پڑی ہوئی ہے۔موقع پر پتہ چلتا ہے ویسے پتہ بھی نہیں چلتا، آپ کہیں کسی ہستی کو صاحب اختیار دیکھتے ہیں تو آپ کو لگتا ہے اصل اختیار اس کا ہے۔اگر کوئی دنیا میں اختیار رکھتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دنیا میں کسی کے پاس اختیار نہیں ہے۔

اگر آپ عقیدہ توحید پر یقین کرنا چاہتے ہیں، اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہتے ہیں تو

رسول اللہ ﷺ کی حیات میں دیکھئے۔آپ ﷺ سو رہے ہیں اور ایک شخص آپ کے سامنے آیا اور آپ ہی کی تلوار سونت کر کھڑا ہے بتاؤ اب آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟

ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا اور انہیں جابر بن عبداللہ ؓ نے خبر دی کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نجد کے اطراف میں ایک غزوہ میں شریک تھے جب نبی اکرم ﷺ جہاد سے واپس ہوئے تو آپ کے ساتھ یہ بھی واپس ہوئے راستے میں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بکثرت تھے۔نبی ﷺ نے اسی وادی میں پڑاؤ کیا اور صحابہ پوری وادی میں (درخت کے سائے کے لیے) پھیل گئے۔آپ ﷺ نے بھی ایک ببول کے نیچے قیام فرمایا اور اپنی تلوار درخت پر لٹکا دی ہم سب سو گئے تھے کہ نبی ﷺ کے پکارنے کی آواز سنائی دی دیکھا گیا تو ایک بدوی آپ ﷺ کے پاس تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے غفلت میں میری ہی تلوار مجھ پر کھینچ لی تھی اور میں سویا ہوا تھا جب بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچائے گا؟ میں نے کہا کہ اللہ! تین مرتبہ (میں نے اسی طرح کہا اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی) نبی اکرم ﷺ نے اعرابی کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ آپ ﷺ بیٹھ گئے۔(پھر وہ خود متاثر ہو کر اسلام لائے) (بخاری:2910)

یہ دل کا یقین ہے کہ

اللہ تعالیٰ بچائے گا

جو سارے اختیارات کا مالک ہے

آپ ﷺ کی کیا کیفیت ہوگی؟ یوں تو کہنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن موقع پر پتہ چلتا ہے کہ اصل میں یقین ظاہر میں نظر آنے والی چیزوں پر ہے یا پردے کے پیچھے چھپی ہوئی ذات پر ہے۔غیب پر ایمان، اس "القوی" پر ایمان، تو ایمان کے لیے اپنے

اندر جھانکنا پڑتا ہے اور اپنے اندر چھپے ہوئے Doubts کو اور جو کسی باطل پر یقین ہے اسے باہر نکالنا پڑتا ہے۔ جب باہر سے Call دی جاتی ہے، جب باہر سے تعلیم دی جاتی ہے اور جب آپ اپنے اندر کی سیر کرتے ہیں تو آپ کو بہت ساری خرابیاں نظر آجاتی ہیں۔

لیکن ابلیس کہتا ہے کہ نہیں نہیں آپ میں تو یہ خرابی نہیں ہے، آپ یہاں بھی ٹھیک ہیں، یہاں بھی ٹھیک ہیں۔ تو آپ اس کے پیچھے پیچھے کیا کرتے ہیں؟ لوگوں کو بھی بتانا شروع کر دیتے ہیں کہ نہیں میرے اندر تو یہ بات نہیں ہے، نقصان کس کا کرتے ہیں؟ اپنا کیونکہ عقیدہ تو پھر ٹھیک ہی نہیں ہوتا۔ نبی a نے جب پورے یقین کے ساتھ کہا تو تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، طاقت ور (Powerfull) نے کیسی ہیبت طاری کر دی لیکن ان کا طاقت ور (Powerful) پر یقین (Believe) تھا۔ جو قوت والے کے ساتھ جڑتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی قوت دے دیتا ہے اور وہ کہتا ہے:

﴿فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾ (النساء:139)

''تو بلاشبہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔''

اس بات پر یقین کر کے دیکھیں اور اس کے بارے میں جائزہ لے کر دیکھیں آپ کو پتہ چلے گا

ہوس سینے میں چھپ چھپ کے بنا لیتی ہے تصویریں

کتنے ہی لوگ آپ کی ذات کے اندر بڑے ہوں گے اور انسان کو تجربات (Experiments) کرنے چاہئیں کسی قوی کے سامنے کیا حالت ہوتی ہے؟ کسی خاص صورت حال (Situation) میں ڈالے بغیر انسان اپنی ذات کے بارے میں اگر یہ یقین کر لے کہ میرے اندر سب کچھ درست ہے تو اس کی اصلاح کبھی نہیں ہو سکتی۔ وہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا چاہے اسے کتب خانے چٹوا دیے جائیں، وہ پڑھ لے گا، بظاہر سب کچھ جان لے گا، بول بھی دے گا لیکن اندر سے وہ خالی گھڑا ہے۔ خالی ڈھول جو بجتا بہت زور

سے ہے کیونکہ ایسا فرد اپنے بارے میں اعلان بہت کرتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ عقیدہ صرف زبان کا اقرار نہیں ہے بلکہ دل سے اس بات کا یقین رکھنا کہ تمام طاقتیں اور سارے اختیارات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کا اندازہ اپنی زندگی کا جائزہ لینے سے ہوتا ہے۔ آپ سوچیں ایک ماں جس کا بچہ بیمار ہے اور ڈاکٹرز نے جواب دے دیا ہے، اب اس کے اندر اگر گھبراہٹ آئی ہے تو کس وجہ سے؟ یقین کی خرابی ہے اور عقیدہ درست نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے بچے کو جاتے دیکھ کر کسی کو تکلیف نہیں ہوتی۔

آپ اس تکلیف کو دیکھنا چاہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کی گود میں پڑے ہوئے ابراہیم کو دیکھئے جس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں اور نبی ﷺ یہ کہہ رہے تھے:

آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔ (بخاری:1303)

جس کی اندر گھبراہٹ طاری ہوتی ہے تو دوسرا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ بولنا شروع کر دیتا ہے اور بولتے ہوئے اسے نہیں پتہ چلتا کہ کہاں پر اس نے بے یقینی کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر کوئی کہتا ہے کہ پتہ نہیں سمجھ نہیں آتی کیا ہوا اچانک ہی بخار ہو گیا ہے بس تھوڑی سی ٹھنڈ لگی تھی اور یہ کیفیت ہو گئی۔ ذرا سوچیں کہ:

اختیار کا مالک کس کو سمجھا؟

قوت کا مالک کس کو سمجھا؟

ٹھنڈے موسم کو

لاحول ولا قوۃ الا باللہ. استغفر اللہ

اسی طرح سے کچھ لوگ مالٹے (Oranges) کھاتے ہیں، وہ کھٹے ہیں یعنی ان کا

ذائقہ ترش ہے۔ان کو کھانے والے پانچ لوگوں کا گلہ خراب ہو گیا اور پچاس کا نہیں ہوا، جن کا گلا خراب ہوا وہ کہتے ہیں کہ مالٹے (Oranges) کھانے سے خراب ہوا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ کھٹی چیز سے گلہ خراب ہو سکتا ہے لیکن یقین کو دیکھئے!

یقین کیا ہے؟

قوت(Power) کس کے پاس ہے؟

مالٹوں(Oranges) کے پاس

استغفر اللّٰہ

ہماری ساری زندگی میں ہر وقت اس طرح کی باتیں ہوتی رہتی ہیں کیا ایسا نہیں ہوتا؟ کتنی زیادہ کوشش(Effort) کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ایک برے ماحول میں رہنے کی وجہ سے ہمارے اندر اس قدر گندگی بھر چکی ہے لہٰذا اس کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔اپنے قلب کو شفاف کرنے کے لیے نیکی کی مجالس کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور سوال کرنے کی بھی کیونکہ جس ماحول میں پلے بڑھے ہیں اس نے بڑے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔انسان جب اثر قبول کر لیتا ہے تو اس کی گفتگو بدل جاتی ہے، اس کا طرزِ عمل بدل جاتا ہے اور عین موقع پر اسے کچھ سمجھ بھی نہیں آتا کہ کیا کرنا ہے؟

اگر کوئی سارے اسلامی طور طریقے اختیار کر بھی رہا ہے فرض کریں کسی گھر میں کسی کی وفات (Death) ہو گئی ہے۔اب میت کو غسل بھی سنت کے مطابق دیا گیا، کسی قسم کی بدعات کو بھی اختیار نہیں کیا گیا لیکن جب مرنے والے کے بارے میں کوئی پوچھتا ہے کہ کیا ہوا تھا؟ تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ فلاں ہوا، فلاں ہوا اور ایک لمبی کہانی سنائی جاتی ہے جس میں رب کہیں بھی نہیں ہوتا۔تعزیت کرنے والوں کو بھی کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کیا کہنا اور کیا کرنا ہے۔ہمیں جانے والے کے لیے دعا کرنی چاہیے اور پیچھے والوں کو صبر کی تلقین کرنی چاہیے لیکن ہمارا سب سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کیا ہوا تھا؟ اور جواب آتا ہے کہ فالج

کا اٹیک ہوا تھا یا مختلف بیماریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ہم نہیں سمجھ پاتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور بس، ایک فقرے میں کتنی آسانی کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ جب اس کی مرضی نے نافذ ہونا ہوتا ہے تو سبب تو کوئی بھی بن جاتا ہے پھر پوری کہانی کی ضرورت ہی نہیں رہ جاتی کہ کس چیز کے لیے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا؟ اور اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ جب لوگ تعزیت کے لیے جاتے ہیں اور اگر ان کا اللہ تعالیٰ کی قوت پر یقین ہوتا ہے تو کوئی ایسی بات نہیں رہ جاتی جو کی جائے پھر لوگ آپس میں بہت زیادہ گفتگو نہیں کرتے۔ بلکہ اس موقع پر جب بیٹھتے ہیں تو دل میں دعا کرتے ہیں، گھر والوں کو Console کرتے ہیں، ان کو تسلی دیتے ہیں کیونکہ اس موقع پر اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن Console کرنے، تسلی دینے کے لیے بھی بہت زیادہ لفظوں کی ضرورت نہیں پیش آتی کیونکہ اگر دو طرفہ رب تعالیٰ کی ذات پر یقین رکھنے والے ہوں تو دونوں طرف کے لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ لیکن اس (Field) میں کام کرنے کی کتنی ضرورت ہے کہ تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے پاس طاقت نہیں ہے:

نہ کسی کو شفا دینے کی

نہ کسی کو بیمار کرنے کی

نہ کسی کو زندگی دینے کی

اور نہ کسی کو موت دینے کی

کیونکہ

موت اور حیات، صحت اور بیماری

سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

نہ کسی کو مال مل سکتا ہے، نہ چھن سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اختیار ہے، اللہ تعالیٰ ہی

رازق ہے۔انسان اگر اس بنیادی (Basic) چیز کو سمجھ لے کہ اختیار اللہ تعالیٰ کا، طاقت (Power) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے تو جب آپ کو یقین آتا ہے پھر آپ کے لیے آگے کی منازل طے کرنی آسان ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آپ کے گھر میں جو بجلی ہے وہ کہاں سے آتی ہے؟ واپڈا (Wapda) کا محکمہ اس کے لیے بندوبست (Arrange) کرتا ہے لیکن اس کا پیچھے کسی طاقت (Power) سے Link جڑا ہوا ہے۔ جب وہ ختم ہوتا ہے تو کہتے ہیں Load Shedding ہو گئی ہے۔

دل کی سرزمین پر ہر وقت Load Shedding ہوتی رہتی ہے کیونکہ اصل طاقت (Power) سے Connectivity نہیں رہتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے رابطہ ٹوٹ جاتا ہے، کٹ جاتا ہے۔ یاد رکھئے گا تمام طاقتیں سارے اختیارات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہیں چونکہ وہ Powerful ہے، قوت والا ہے، سارا اختیار اس کے پاس ہے، حکم اس کا چلتا ہے اس لئے اسی کی عبادت ہوگی، اسی کی غلامی، اسی کی پرستش کیونکہ عبادت کا حق صرف وہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پاس کس کس چیز کی قوتیں (Powers) ہیں؟

زندگی کی Power اس کے ہاتھ میں

موت کی Power اس کے ہاتھ میں

بیماری کی Power اس کے ہاتھ میں

رزق کی Power اس کے ہاتھ میں

جس کو چاہے امیر کر دے، جس کو چاہے غریب کر دے

اس کے ہاتھ میں کتنی بڑی پاور ہے کہ اپنے ایک غلام کو حکم دے دے تو دنیا کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ سورج مشرق سے نکلتا ہے اور جس دن وہ مغرب سے نکلے گا تو کیا ہوگا؟ قیامت آجائے گی۔ اس کا غلام تو اس کے حکم کا منتظر ہے کیونکہ اسرافیل کہ منہ میں صور یعنی شدید آواز پیدا کرنے والا نرسنگا موجود ہے اور جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو

اللہ تعالیٰ کے حکم سے ماریں گے پھر ساری دنیا تباہ ہوجائے گی۔

اگر دنیا قائم ہے تو وہ قائم رکھنے والا ہے

اگر کسی کے پاس زندگی ہے تو وہ زندہ رکھنے والا ہے

قوتیں (Powers) اس کے پاس ہیں

لیکن زندگی میں کوئی کسی کے بارے میں فیصلہ کردے، کسی قیدی کے بارے میں کہ اس کو پھانسی دینی ہے اور پھانسی کی کوٹھری میں جتنے افراد جاتے ہیں ان کی حالت بہت خراب ہوتی ہے۔ پہلے جب پھانسی دی جاتی تھی تو اس کے لئے کیسے تختے پہ لٹکا دیا جاتا تھا اور سب کے سامنے مصلوب کردیا جاتا تھا۔ ایسے ہی ایک شخص کو جب مصلوب کیا گیا جس کے دل کے اندر اللہ تعالیٰ کا ڈر تھا کہ قوت والا وہی ہے وہ جسے چاہے کامیاب قرار دے دے، کامیاب وہی ہے اور اس نے جو حکم دیا اس کو پورا کرنے والا کامیاب ہے۔ پھانسی سے پہلے ان کے ایک ایک عضو کو کاٹا گیا، خون کا فوارا ابلا، سوچیں یقین نا کرنے والے کو کس چیز کا ڈر ہوتا ہے؟ درد کا، کھو جانے کا احساس ہوتا ہے۔

لیکن!

اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھنے والے کی سب سے بڑی دولت ایمان ہے

عضو کا ڈر ہی نہیں کہ کٹا ہے

خون کا خوف ہی نہیں کہ بہا ہے

اور ساری دنیا کے لئے وہ داعی الی اللہ پیغام (Message) دے گیا کہ:

فزت برب الکعبہ

''ربّ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔''

وہ آخری وقت میں بھی پیغام (Message) دے گیا کہ کامیابی یہ ہے۔ تم مجھے مار بھی ڈالو تم مجھے کامیابی سے الگ نہیں کرسکتے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی انگلی پر زخم آیا تھا تو

انہوں نے فرمایا:

''تیری حقیقت ایک زخمی انگلی کے سوا کیا ہے اور جو کچھ ملا ہے اللہ کے راستے میں ملا ہے۔''

آپ اس یقین کے مقابلے میں سوسائٹی کی حالت دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرنا کتنا مشکل ہو گیا ہے، مسجدیں ویران ہو گئی ہیں اس لئے کہ دل ویران ہیں۔ گھروں کے اندر نماز پڑھنے والوں کی تعداد کتنی کم ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق جوڑنا لوگ اپنے لئے فخر کا باعث نہیں سمجھتے بلکہ تعلق جوڑنے والوں کو بھی عجیب نظروں سے دیکھتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں اور کس قسم کا حلیہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اگر ساری دنیا نے کہہ دیا کہ داڑھی دہشت گردی کی علامت ہے تو ساری امت بھول گئی کہ یہ سنت ہے۔ حجاب اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور آج مسلمانوں کو ساری دنیا نے کہہ دیا کہ حجاب دہشت گردی کی علامت ہے اور اگر کوئی حجاب میں ہو تو اسے دیکھ کر مسلمان بھی خوف محسوس کرتے ہیں کہ یہ ہماری جان لے لے گا۔

ذہنیت ہی بگڑ گئی ہے، ان بگڑے ہوئے ذہنوں کے پیچھے دیکھیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا تعلق رکھتے ہیں؟ ان کی زندگی کتنے خطرے میں ہے، وہ شبہات کا شکار ہو گئے ہیں، وہ اپنی شہوات میں ہیں۔ اس دنیا نے اگر انھیں سمجھا دیا ہے کہ جتنا کوئی اپنے جسم کو دنیا کے سامنے نمایاں کر دے وہ بولڈ ہے۔

بہادری کا نام بدل گیا ہے

بے حیائی کو بہادری کا نام دے دیا گیا ہے

اور سب نے یقین کر لیا ہے تو اس کا مطلب کیا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کال دینے والوں کی کال کی کمی ہے۔ جو کال کی ہے وہ اثر انداز ہو رہی ہے کیونکہ اثر قبول کرنے کی صلاحیت تو ہے۔ وہ دل جہاں اللہ تعالیٰ کی یاد نہیں بستی اور اندھیرے میں ہیں، گھپ اندھیرے میں ہیں تو کیسے روشنی ان دلوں تک پہنچائیں گے؟

وہ دلیل کی روشنی ہے

آپ اللہ تعالیٰ کی ذات کی دلیل دیں گے
اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان کرائیں گے

داعی الی اللہ کا یہ کام ہے خود بھی یقین رکھے کہ سارے اختیارات کا مالک وہ ہی ہے، وہ ہی عبادت کا مستحق ہے اور عبادت کی کسی قسم میں بھی کوئی اس کے سوا عبادت کا مستحق نہیں ہے۔ یہ توحید کی چوتھی قسم ہے کہ عبادت کی کسی قسم، کسی فعل میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا حق نہیں ہے۔ مثال کے طور پر سجدہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے تو غیر اللہ کے لئے نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سجدے تو مسلمان انسانوں کو بھی کرتے ہیں اور قبروں کو بھی کرتے ہیں۔ پھر دعا اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے لیکن کعبہ میں طواف کرتے ہوئے کعبہ کے پردے پکڑ کر کتنے ہی لوگ موبائل پر میسج دیتے ہیں کہ داتا دربار جا کر دیگ دے دینا کیونکہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے گھر میں بھی انھیں اللہ تعالیٰ نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی پہچان نہیں ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بھی رکھتے ہیں لیکن مانتے نہیں ہیں۔

اسی طرح سے قربانی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے قربانی کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، غیر اللہ کا حق نہیں ہے لہٰذا اگر غیر اللہ کی خاطر قربانی کریں گے تو یہ شرک ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا توحید ہے تو اس کا Opposite اللہ تعالیٰ کو ایک نہ ماننا شرک ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک کی بجائے کئی ایک ماننا یا کئی خداؤں کو ماننا شرک ہے۔ جیسے عیسائی شرک کرتے ہیں، یہودی شرک کرتے ہیں اور آج کی دنیا کا شرک بہت عجیب ہے۔ لوگ پاور کا منبع و مرکز سمجھنے میں ناکام ہیں چاہے وہ سیاسی (Political) معاملات ہوں یا سائنسی ایجادات (Scientific Inventions) غلطی تو کرتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ طاقتوں اور اختیارات میں کوئی اور بھی شامل ہے، کوئی اور بھی طاقت کا مالک ہے تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے تو کوئی اور بھی دیتا ہے اس سلسلے میں لوگ پھولوں کے ہار اور لکڑیاں بھی پہن لیتے ہیں۔ خاص طور پر دیہاتوں میں لوگ بچوں کو لکڑیوں کا ہار پاؤں

تک پہناتے ہیں کہ جوں جوں یہ اوپر ہوگا تو بچہ صحت مند ہوگا۔

توقوت (Power) کس کے پاس ہے؟

کیا لکڑیوں کے ہار میں!

اللہ تعالیٰ بھی اپنی ذات پر یقین نہ کرنے والوں کو کتنی پستی تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ عبادت کا مستحق ہے تو اس کے سوا کسی اور کو بھی عبادت کا مستحق ماننا چاہے وہ عبادت کی کوئی بھی قسم ہو، چاہے سجدہ ہو، چاہے رکوع ہو، چاہے قربانی ہو، چاہے دعا ہو، یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اگر کسی اور کے لیے کوئی فعل جائز سمجھے، اس کا حق سمجھے تو یہ شرک ہے۔

5۔ اللہ تعالیٰ ہی انسان کی ساری مرادیں اور ساری حاجتیں پوری کرتا ہے

یہ توحید ہے اور شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ اور ہستیاں بھی ہیں جو مرادیں پوری کرسکتی ہیں، جو حاجتیں پوری کرسکتی ہیں۔ ایک بچہ جس کو اس کی ماں نے اس کے گھر والوں نے توحید نہیں سکھائی اور وہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا ہے یعنی نام نہاد مسلمان (So Called Muslim) ہے۔ اس کی ساری ضروریات کی کفالت باپ کرتا ہے۔ تو بچے کے ذہن میں کیا خیال راسخ ہوتا ہے؟ کہ:

میری ضروریات پوری کرنے والا کون ہے؟

میری مرادیں کون پوری کرے گا؟

میرا باپ پوری کرے گا؟

پھر وہ ضد بھی باپ کے سامنے کرتا ہے اور دعا نہیں کرتا

ایک بیوی کو دیکھیے جو خود نہیں کماتی اور اس کے پاس کوئی کمائی کا ذریعہ (Source of income) نہیں ہے۔ تو اپنی ضروریات کے لیے اپنے آپ کو کس کا محتاج سمجھتی ہے؟ شوہر کا محتاج سمجھتی ہے اور شوہر ضروریات پوری نہیں کرتا تو شکوہ بھی ہوتا

ہے کہ وہ میری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مرادیں اور حاجتیں پوری کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے، اگر اس کے سوا کسی اور کو سمجھا تو یہ شرک ہے۔

ماں باپ کیا سمجھتے ہیں؟ کہ اپنے بچوں کی ضروریات اور ان کے مطالبات (Demands) پوری کرنے والے تو ہم ہی ہیں اور کون پورا کرے گا۔ کیا ماں باپ یہ کہتے ہیں؟ ماں باپ یہ ہی کہتے ہیں، ان کی سوچ یہ ہی ہے کہ ان کی مانگیں ہم نے ہی پوری کرنی ہیں تو یہ توحید نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہے۔ توحید یہ ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی مرادیں پوری نہیں کرسکتا

کوئی ضروریات پوری نہیں کرسکتا

میں آپ کو کچھ اور چیزیں بتانا چاہتی ہوں مثلاً آپ یہ الفاظ تو سنتے ہیں کہ:

وہ نبیوں میں رحمت کا لقب پانے والا

مرادیں غریبوں کی برلانے والا

استغفراللہ

یہ شرک نہیں ہے! کون ہے جو مرادیں پوری کرسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مرادیں پوری کرسکتا ہے۔ آپ کی نعتوں میں سب سے زیادہ شرک ہے، ان نعتوں سے آپ شرک کو بہت اچھے انداز میں سمجھ سکتے ہیں۔

6۔ ساری کائنات کا نظام چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ کو سمجھا جائے

اللہ تعالیٰ ہی ساری کائنات کا نظام چلاتا ہے اگر کوئی انسان یہ سمجھے کہ اس کائنات کا نظام چلانے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور بھی شریک ہے، کوئی اور بھی ہے جو یہ نظام چلا رہا ہے تو یہ شرک ہے۔ سائنسی ایجادات (Scientific Inventions) کے بعد لوگوں کی Approach بھی Scientific ہوگئی ہے یعنی سائنس پر عقیدہ ہوگیا ہے۔ لوگوں کو شفاء دینے کے لیے جو Pharmaceutical Companies ریسرچ

(Researches) کر رہی ہیں کہ ادویات (Medicines) کے اندر شفا ہے، بس کوئی بھی اس شفاء کی گولی (Tablet)، کیپسول یا سیرپ لے گا تو اس کو شفاء مل جائے گی۔ ہم شفاء کس کے ہاتھ میں سمجھتے ہیں؟

ڈاکٹر کے ہاتھ میں

ادویات (Medicines) میں

شفاء اور بیماری کا تعلق غیر اللہ کے ساتھ جوڑتے ہیں اور غیر اللہ کے اندر یہ قوت (Power) سمجھنا، شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی ایسا نہیں جو کائنات کا نظام چلانے میں اس کے ساتھ شریک ہو اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے۔

7۔ برتری صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے

برتری اس کا حق ہے تو کسی اور کو برتر سمجھنا، کسی اور کا حق سمجھنا یہ شرک ہے۔ ملازمت پیشہ لوگوں کی رگوں میں یہ بات بس جاتی ہے کہ ان کے رزق کے مالک وہ ہیں جو ان پر حکمران ہیں، جو ان کے معاملات چلاتے ہیں۔ کبھی ان کی نظر کسی سائن (Signature) پر ہوتی ہے، کبھی ان کی نظر تنخواہ (Salary) پر ہوتی ہے اور ان کا عقیدہ ہر وقت خراب ہوتا رہتا ہے۔ وہ بظاہر طاقت ور (Powerful) کے سامنے اپنے آپ کو بے بس سمجھتے ہیں۔ اس طرح سے انسان کی سوچ کتنی خراب ہو جاتی ہے۔

ایک صاحب کے Boss ان کے گھر کھانے پر مدعو (Invited) تھے، شوہر نے اپنی بیوی اور گھر والوں کو سمجھایا تھا کہ آپ نے میرے Boss کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی اور ان کی ناک ذرا بڑی ہے۔ اب وہ بات اتنی حاوی ہو گئی کہ کھانے کے بعد جب چائے کا وقت آیا اور اس میں چینی ڈالنے لگیں تو کہا کہ آپ کے ناک میں کتنی چینی ڈالوں۔ میں یہاں صرف یہ بتا رہی ہوں کہ کسی کی ذات کا خوف اتنا حاوی ہو سکتا ہے کہ وہ بات ذہن سے نکلتی نہیں ہے بلکہ پھر منہ سے بھی وہی بات نکلتی ہے۔

برتری صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا نہ کوئی Prime Minister برتر ہے، نہ کوئی President برتر ہے اور نہ کسی Departmenmt کا Head برتر ہے۔لوگ سمجھتے ہیں کہ ہماری Promotion کا تعلق ہمارے Head of Department سے یا ہمارے Director سے ہے اور سوسائٹی میں اس تصور (Concept) کی وجہ سے کتنے لوگوں کا تعلق اپنے ربّ کریم سے ٹوٹا ہوا ہے۔ کتنی Miserable Life گزار رہے ہیں کیوں کہ انہیں سمجھ نہیں ہے کہ برتری اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

8۔کسی اور کو دنیا میں حقیقی برتری حاصل نہیں

اگر کوئی یہ سمجھے کہ کوئی اور بھی حقیقی برتری رکھتا ہے تو یہ شرک ہے کیونکہ اس دنیا میں حقیقی برتری کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔لوگ ایک دوسرے کے مقابلے میں بڑے، چھوٹے ہو سکتے ہیں لیکن دنیا میں کوئی چیز کسی حوالے (Reference) کے ساتھ برتر ہوتی ہے کہ فلاں کے مقابلے میں فلاں بڑا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بڑا نہیں۔حقیقی برتری صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو حاصل ہے، کیا آپ کا دل یقین کرتا ہے؟

اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ برتر ہے لیکن کچھ اور ہستیاں بھی برتر ہیں۔کوئی داتا صاحب کو برتر سمجھے یعنی سیدنا علی ہجویری کو (نعوذ باللہ)۔داتا کا مطلب خود بخود واضح ہے "دینے والا" اور دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے۔اسی طرح سے لاہور کو کہا جاتا ہے کہ یہ تو داتا کی نگری ہے (نعوذ باللہ)۔اگر کوئی کسی کو بھی سمجھتا ہے کہ یہ برتر ہے تو اس کا مطلب ہے اس کے پاس قوتیں (Powers) ہیں اور وہ اختیارات کا مالک ہے۔وہ ہمارے بارے میں کوئی اختیار استعمال کرے تو ہم نقصان میں رہ جائیں گے اور اس نقصان سے بچنے کے لیے:

اس کی پرستش کرتے ہیں

اس کے آگے جھک جاتے ہیں

اسی کے آگے سجدے کرتے ہیں

اسی کے لیے قربانیاں کرتے ہیں

اور اس طرح شرک زندگی میں در آتا ہے

اسی طرح سے اگر آپ یہ جاننا چاہیں کہ عقیدہ توحید کیا ہے؟ تو ''آیت الکرسی'' عقیدہ توحید کو بہت عمدہ طریقے سے واضح کرتی ہے۔ یوں ہی تو اسے قرآن حکیم کی سب سے بڑی آیت نہیں کہا گیا۔ آیت الکرسی میں پہلا پیغام (Message) ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

وہ لوگ جو آیت الکرسی پڑھ کر جن بھگاتے ہیں، بھگا سکتے ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کو قوت والا (Powerful) نہیں سمجھ رہے ہوتے بلکہ وہ قوت (Power) کس میں سمجھتے ہیں؟ آیت الکرسی کے صرف الفاظ میں جیسے یہ ایک ہتھیار ہو حالانکہ اس میں خبر ہے کہ:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾

''اللہ تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

وہی ہے جو عبادت کا حق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔

﴿اَلْحَیُّ﴾

''ہمیشہ زندہ ہے۔''

کتنی بڑی خبر ہے کہ اصل زندگی اس کی ہے باقی سب کی زندگی عارضی (Temporary) ہے۔ آپ کے اہل خاندان میں کسی کی Death ہوئی ہے؟ کبھی وہ بھی زندہ تھے تو زندگی کتنے عرصے کے لیے ملی؟ پچاس سال، ساٹھ سال، سو سال، کتنی

زندگی تھی؟ حقیقی زندگی تو اللہ ربّ العزت کی ہے۔ پھر آیت الکرسی میں اگلی صفت کا ذکر ہے:

﴿الْقَيُّومُ﴾

''ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔''

یعنی سب کو تھامنے والا، زمین کو اس نے تھاما ہوا ہے؟ اس نے زمین کو تھامنے کے لیے سسٹم بنا دیا، پہاڑ اس میں گاڑ دیے، زمین کے اندر قوت ہے، کشش ثقل جس کی وجہ سے زمین تھمی ہوئی ہے۔ سائنس کیا بتاتی ہے؟ زمین اپنے مرکز کے گرد گھومتی ہے اور یہ چکر کتنی دیر میں مکمل (Complete) ہو جاتا ہے؟ اور زمین سورج کے گرد گھومتی ہے لیکن گھمانے والا کون ہے؟ سائنس کبھی نہیں بتاتی حالانکہ سائنس ہی یہ بتاتی ہے کہ کرنے والے کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا لیکن ہر چیز میں Automation ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ زمین خود بخود (Automatically) گھوم رہی ہے، زمین کے اندر خود سے قوت آگئی ہے وہ اتنا Systamatically گھومتی ہے کہ اس کا سرکل ایک لحاظ سے مکمل (Complete) ہوتا ہے تو رات اور دن بنتے ہیں اور دوسرے لحاظ سے مکمل (Complete) ہوتا ہے تو موسموں کا بدلنا ممکن ہو جاتا ہے۔ ایک موسم جاتا ہے تو اگلا موسم آتا ہے، ایک چکر ہے جو خود بخود بغیر کسی سسٹم بنائے چل رہا ہے۔ لوگوں کا سائنس پر تو یقین (Believe) ہے لیکن اللہ تعالیٰ پر یقین (Believe) نہیں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ تو:

﴿الْقَيُّومُ﴾ ''ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے۔''

وہ قوتیں بھی دیتا ہے اور قوتوں کو تھام کر بھی رکھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی اگلی صفت کا ذکر ہے:

﴿لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ﴾

''اس کو نہ اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند۔''

نیند آئے تو یہ کمزوری ہے، اونگھ آئے تو کمزوری ہے، انسان جب کمزور ہو جاتا ہے تو اس کو اونگھ آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی قوت والا (Powerful) ہے کہ اس کو کبھی نیند نہیں آئی، کبھی اسے اونگھ نہیں آتی۔ اور پھر یہ بتایا گیا کہ وہ مالک ہے:

﴿لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾

''جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اُسی کا ہے۔''

اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے، کتنا بڑا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا مالک ہے۔

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾

''کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اُس کی جناب میں سفارش کرے۔''

کسی کی مجال نہیں کہ سفارش کرے کیونکہ سارے اختیارات اللہ رب العزت کے پاس ہیں وہ کہے گا تو کوئی سفارش کر سکے گا۔ پھر آپ دیکھئے اس کا علم کیسا ہے؟

﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ﴾

''وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔''

یعنی انسانوں کے، زمین کے، کائنات کے، ماضی، حال اور مستقبل سب کو جانتا ہے۔ حال تو وہ ہے جس سے گزر رہے ہیں، ماضی پیچھے رہ گیا اور مستقبل جو آگے آئے گا اس کا علم کلی ہے۔ جو کچھ ان کے آگے یعنی انسانوں کے آگے ہے، جو انہیں خود معلوم نہیں۔ انسانوں کے پیچھے کیا ہے؟ ہماری زندگی کا وہ وقت جو گزر چکا اور وہ سارا وقت بھی جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ مستقبل میں موت ہے، ماضی میں زندگی ملی تھی اور اب جو زندگی گزار رہے ہیں ان ساری چیزوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے۔

﴿وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ﴾

''اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے۔''

یعنی اللہ تعالیٰ کا علم کلی ہے، کوئی اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا، کوئی اس جیسا علم حاصل نہیں کر سکتا، اس کی حکومت آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اس کی حکومت کیسی ہے؟ ہر طرف اس کی بادشاہت ہے۔

﴿تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ﴾ (الملک:1)

''بڑا بابرکت ہے وہ کہ جس کے ہاتھ میں تمام بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔''

اور وہ کیسا ہے؟ وہ کسی چیز کی حفاظت کرنے سے تھکتا نہیں ہے، چاہے وہ کچھ بھی ہو ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے۔ آپ کی آنکھ کی حفاظت ہوتی ہے تو کون کرتا ہے حفاظت؟ اللہ تعالیٰ کے فرشتے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے حفاظت کرتے ہیں۔ جس کی آنکھ نے جانا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فیصلے کے وقت اپنے نگہبان ہٹا دیتا ہے۔ اس کائنات میں ہر جگہ پر اللہ تعالیٰ کے نگران موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز کی حفاظت کرتا ہے اور یہ حفاظت کرنا اسے تھکا تا نہیں ہے۔ محافظ تو تھک جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسا محافظ ہے، ایسا حافظ ہے کہ جو کبھی نہیں تھکتا، وہی بلند مرتبہ ہے۔

﴿الْعَلِيُّ﴾

''وہی سب سے بلند۔''

وہی بلند مرتبہ ہے، اس کے سوا کوئی اعلیٰ مرتبت نہیں ہو سکتا اور وہ بہت بڑا ہے۔

﴿الْعَظِيْمُ﴾

''سب سے بڑا ہے۔''

وہی عظمت والا ہے، عظمت اسی کی شان ہے، اسی کے لائق ہے۔ زندگی میں کتنے لوگوں کی عظمت کے ترانے گائے جاتے ہیں، کبھی زمین کے ترانے، کبھی کسی وطن کے ترانے، کبھی کسی انسان کے ترانے جو وطن کی خاطر قربانی دے دیتا ہے، مٹی کی خاطر جان

دے دیتا ہے۔لیکن عظیم وہ ذات ہے، عظمت اسی کی ہے۔پھر جیسے ہم نے آیت الکرسی کو دیکھا کہ جو اتنا عظیم ہے وہ عبادت کا حق رکھتا اور اسی نے یہ حکم دیا ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔تو عبادت کیا ہے؟

خالق اور مالک کی عبادت

اس کے آگے جھکنا

اس کے حکم کو ماننا

جو کہے وہ کہہ دینا، کر لینا

اس کی سننا اور اس کی ماننا

سب کچھ ہی عبادت میں آتا ہے اور وہ عبادت کا حق دار ہے

عبادت کے حوالے سے دو ہی باتیں ہیں:

ایک: تو یہ ہے کہ عبادت دراصل خالق اور مالک کی ہے اور عبادت کیوں کریں؟ کیونکہ وہی خالق ہے اور وہی مالک ہے۔

دوسرا: یہ کہ وہ حق رکھتا ہے، اس کا حق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔جب کوئی غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے یا اپنے جیسی مخلوق کی عبادت کرتا ہے، جو حق نہیں رکھتا کہ اس کے آگے جھکا جائے۔

اگر ہم نتیجے کے اعتبار سے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غیر اللہ کی عبادت میں کیا فرق ہے؟ تو ہمارے سامنے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ:

1۔اللہ تعالیٰ کی عبادت انسان کو عظمت عطا کرتی ہیکہ وہ سب سے بڑی ہستی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

اور غیر اللہ کی عبادت انسان کو توہمات میں مبتلا کرتی ہے، توہم پرست بناتی ہے اور انسان حقائق پر یقین نہیں رکھتا بلکہ ہیولہ سا جو اس کے ذہن میں آتا ہے اسی کو حق سمجھ لیتا ہے

2۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی پہچان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

جو غیر اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اس کے لیے سچائی کو پہچاننے کے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور حق کی معرفت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

3۔ جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ توحید کا قائل ہوتا ہے اور توحید ایک اللہ تعالیٰ کو ماننا ہے۔

غیر اللہ کی عبادت کو دیکھیں تو توحید کے مقابلے میں شرک کی ہزاروں قسمیں ہیں یعنی کسی ایک جگہ پر کسی کا اتفاق ہی نہیں ہے۔

4۔ توحید پرست انسان کی توجہ کا مرکز صرف ایک اللہ تعالیٰ ہے۔ Focus of Attention کون ہے؟ انسان صرف ایک اللہ تعالیٰ کا غلام ہے، وہ اپنی ہر چیز کو اس کے گرد گھماتا ہے۔ اپنی سوچ کو، اپنی نظر کو، اپنی سماعت کو، اور اپنے تمام افعال کو وہ اللہ تعالیٰ کے گرد گھماتا ہے۔

مشرک انسان کا کوئی ایک مرکزِ توجہ نہیں ہوتا بلکہ مشرک انسان کے Focus بدلتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی ایک در پہ جاتا ہے، کبھی دوسرے در پہ جاتا ہے اور بے قرار ہی رہتا ہے کیونکہ سچائی کو تو نہیں پا سکتا۔

5۔ توحید پرست انسان ہر حال میں اپنی پوری زندگی میں صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا سب کچھ بنائے رکھتا ہے۔

اور اس کے مقابلے میں مشرک انسان کا چونکہ کوئی ایک Focus of Attention نہیں ہوتا اس لیے وہ بت پرست بھی ہو سکتا ہے، مفاد پرست بھی ہو سکتا ہے کیونکہ مفاد کا بندہ بھی تو ہوتا ہے۔ درہم و دینار کا بندہ اپنے فائدے کی پوجا کرتا ہے۔

کچھ لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں تو وہ اپنے فائدے کے لیے سب کچھ کر جاتے ہیں

جیسے گاندھی نے یا نہرو نے کہا تھا کہ:

ضرورت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنالو

یعنی مفاد پرستی میں آپ کوئی بھی راستہ اختیار کر سکتے ہیں، اسی لئے ان کے کروڑوں خدا ہیں۔ جہاں سے فائدہ ملے یا کسی کے نقصان سے بچنا ہو تو اس کو خدا بنالو۔

آگ بھی دیوی ہے، ناگ بھی دیوتا ہے، چاند اور سورج کا بھی یہی درجہ ہے، جتنی چیزیں بھی نفع پہنچا سکتی ہیں یا نقصان پہنچا سکتی ہیں ان کو پکڑلو اور الہٰ بنالو۔ اس طرح سے ان کے بہت زیادہ خدا وجود میں آگئے۔

ان کے علاوہ بھی لوگوں کے لئے خدا تو بہت ہیں جیسے اقبال نے کہا:

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

وطن پرستی خدا پرستی تو نہیں ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے وطن سے محبت نہ کی جائے، اپنے وطن کی حفاظت نہ کی جائے لیکن وطن کا خیال اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے کیا جائے تو وہ وطن پرستی نہیں۔ کیوں کہ انسان پر ہر چیز کا حق ہے اور وطن کا بھی حق ہے۔

جس سرزمین پر انسان رہتا ہے اس کا بھی حق ہے

جن لوگوں کے ساتھ انسان رہتا ہے ان کا بھی حق ہے

لیکن دنیا میں جو چیز نفع پہنچائے اس کو ربّ بنا لینے سے انسان ارباب پرستی والا ہو جاتا ہے اور کتنے ہی ربّ بنالیتا ہے۔ پھر اسی طرح سے کتنے لوگ ہیں جو اقتدار پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کچھ لوگ نفس پرست ہوتے ہیں، کچھ اولاد پرست ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح سے پہلے دور میں کچھ لوگ ستارہ پرست تھے، کچھ سورج کی پوجا کرتے تھے، کچھ چاند کی پوجا کرتے تھے جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قوم ستارہ پرست تھی۔ فرعون دراصل اپنے آپ کو را دیوتا یعنی سورج دیوتا کا نمائندہ کہتا تھا اور وہاں سورج کی پرستش ہوتی تھی۔ یہ تمام چیزیں غیر اللہ کی پرستش میں شامل ہیں اور موحد یعنی توحید پرست، توحید والا

وہ ہے جو ہر قسم کی برتر حیثیت صرف اللہ تعالیٰ کو دے۔

اسی کا ہو جائے

اسی کا حکم مانے

اسی سے امید باندھے

اسی سے خوف رکھے

اسی کو اپنی ضروریات کا کفیل سمجھے

اسی کے سامنے اپنی مانگیں رکھے

اسی پر سب سے زیادہ اعتماد کرے

اسی کو سب سے زیادہ محبت کا حق دار سمجھے

اور اسی سے سب سے زیادہ محبت کرے

اسی کے سامنے مراسم عبودیت و پرستش اختیار کرے

یہی توحید ہے

ایک اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے سارے جذبات کو خالی کرنا توحید پرستی ہے اور عبادت اللہ تعالیٰ سے تعلق کا آخری درجہ ہے۔ جب انسان اس کو مرکز محبت بنا لیتا ہے، مرکز توجہ بنا لیتا ہے اور اسی کو مرکز امید بنا لیتا ہے پھر اس کے آگے جھک جاتا ہے۔

اس کو خالق سمجھتا ہے

اس کو مالک سمجھتا ہے

اور اسی کو اپنا رب سمجھتا ہے

پرستش کی ساری صورتیں، عبادت کی صورتیں صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔

ان میں سے کوئی بھی چیز غیر اللہ کے لئے جائز نہیں ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو برتر حیثیت دینا جائز نہیں ہے۔ جیسے قیام تعظیمی ہے مثلاً سکول، کالج، یونیورسٹی میں جب

ٹیچر کلاس میں آئے تو سب کھڑے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کسی کے لئے کھڑا نہیں ہوا جا سکتا لہٰذا قیام تعظیمی حرام ہے۔ ویسے کچھ مواقع پر ہم کھڑے ہوتے ہیں مثلاً آپ جب کسی کو Receive کرتے ہیں، مہمان کو گلے ملتے ہیں تو کھڑے ہوتے ہیں، کسی کو Warmaly Welcome کرنے کے لئے دروازے تک جاتے ہیں لیکن اس وقت آپ اس کی تعظیم نہیں کر رہے ہوتے بلکہ آپ پرجوش طریقے سے استقبال کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا جا سکتا اور اگر کوئی کھڑا ہوتا ہے تو یہ شرک ہے۔

اسی طرح سے غیر اللہ سے مرادیں مانگنا شرک ہے۔ غیر اللہ پر اعتماد کرنا، ان سے محبت کرنا، ان سے امید رکھنا، ان سے خوف رکھنا تو اور ان کے آگے جھکنا بھی شرک ہے۔ یہ سارے مراسم عبودیت ہیں اسی لئے اللہ رب العزت نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

آپ کہہ دیجئے یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا، میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔" (الانعام:162)

یہ توحید ہے جس میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہے

سوال و جواب

طالبہ: ہم نے یہاں پر بہت کچھ پڑھا لیکن برما کے مسلمان جو اتنی تکلیف میں ہیں ان کے بارے میں کیوں نہیں پڑھا؟

استاذہ: پہلے اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بات ہے اس کو تو سمجھ لیں پھر اللہ تعالیٰ کے لیے جن سے محبت کرنی ہے، جن کی مدد کرنی ہے ان کی بات کریں گے۔ میں اس وجہ سے یہ بات کہہ رہی ہوں کہ تڑپ اس لیے نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بے تعلقی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ذات پر جو یقین رکھنے والے ہیں ان سے بھی بے تعلقی ہو گی۔ جب اخوت کا،

بھائی چارے کا رشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی اخوت اس کو کہتے ہیں۔

چبھے کانٹا جو کابل میں

تو دلی کا ہر پیر و جواں

بے تاب ہو جائے

امت مسلمہ پر جب کوئی کڑا وقت آتا ہے اس کے بارے میں لوگوں میں اگر کوئی تڑپ نہیں ہوتی تو اس وجہ سے کہ غیر اللہ سے ڈرتے ہیں، خوف رکھتے ہیں۔

طالب: Situation میں ڈالے بغیر وہ چیزیں نہیں نکلتیں جو اندر جمی ہوتی ہیں اور Situation اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرتے ہیں تو اس میں کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جب Situation آتی ہے تو اس میں کوئی چیز تو نکل آتی ہے لیکن جو مزید چیزیں ہوتی ہیں وہ کیسے نکلتی ہیں؟

استاذہ: جب انسان اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے خالص کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے اس کے ساتھ جڑنے کی، اس کی پرستش کی، اس کی عبادت کی، اس سے دعا کرنے، اس کا ذکر کرنے اور اس کے لئے کام کرنے کی کوشش کرے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے راستے پر چل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ (العنکبوت: 69)

"اور جنہوں نے ہماری خاطر پوری کوشش کی، انہیں ہم ضرور اپنے راستے دکھائیں گے اور بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔"

جب لوگ ہمارے راستے پر چلتے ہیں، مشکلات کاٹتے ہیں تو ہم انہیں اپنے راستے

پر چلاتے ہیں اور ہم ضرور انہیں چلائیں گے۔

راستہ کون سا ہے؟

ہمارا راستہ

اللہ پاک نے اسے اپنا راستہ قرار دیا ہے

طالبہ: ہمارے معاشرے میں یہ بات بہت پھیل گئی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے رجوع کرتے ہیں اور اگر ہماری بات پوری نہیں ہوتی تو ہم فوراً کسی بابا وغیرہ کے پاس جاتے ہیں۔ ایسے ہی ہماری فیملی میں ایک بچہ بیمار ہوا تو وہ بھی کسی پیر کے پاس گئے، اس نے انہیں ایک پینگن دیا کہ اسے آپ اس بچے کے پاس رکھیں، جیسے جیسے یہ Shrink ہوگا تو آپ کا بچہ ٹھیک ہو جائے گا اور ویسا ہوا بھی، یعنی ان کو لگا ویسا ہو گیا ہے تو تب ہم ان کو توحید کی طرف کیسے لائیں؟

استاذہ: اسی طرح سے جیسے آپ آرہے ہیں، کوئی نیا طریقہ نہیں ہے بلکہ علم کے ذریعے سے اس کو سیکھیں گے۔ جب آپ کے دل کو یقین آئے گا تو آپ کی زبان سے بھی وہی نکلے گا (ان شاء اللہ)۔

طالبہ: جو شوہر سے محبت ہوتی ہے وہ بھی تو ہماری اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے تو اس کو ہم کیسے توحید سے ملائیں گے؟

استاذہ: شوہر سے محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہے لیکن یہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ شوہر کی محبت اوپر ہے یا اللہ تعالیٰ کی محبت اور یہ ہر وقت سامنے آتا رہتا ہے۔ کوئی چیز اس میں ڈھکی چھپی نہیں ہے، آپ خود Analysis کر سکتے ہیں، اپنا جائزہ لے سکتے ہیں کیونکہ ہر ایک کا اپنا اپنا معاملہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتے ہیں اس کا اجر ہے اور جو محبت اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی اس پہ ہر وقت پکڑ ہوتی رہتی ہے۔

طالب: حقیقی برتری تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہے لیکن اس مقام پر لوگ نبی ﷺ کو بھی لے کر آتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ وہ سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جب میں نے کسی سے بات کی کہ جب اللہ تعالیٰ شب معراج پر نبی ﷺ کو لے کر گئے تھے اور بے شک وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لئے آخرت کا پردہ کھول دیا تھا اور اب وہ نہیں ہیں تو اب بھی ان کے لئے دنیا کا پردہ کھل سکتا ہے؟

استاذہ: اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور وہ اپنے غیب کا علم کسی کو نہیں دیتا، جتنا وہ دینا چاہتا ہے وہ اس کے لئے خود فیصلہ کرتا ہے اور اس جہان سے جانے کے بعد یہ پردہ خود کھلنے والا نہیں ہے، یہ اس نے خود خبر دی ہے۔

﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ﴾ (الزمر: 30)

''بے شک آپ مرنے والے ہیں اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔''

اور ہم جانتے ہیں کہ مرنے کے بعد سارے لوگوں کے ساتھ ایک جیسا معاملہ ہوتا ہے سوائے شہید کے کیونکہ شہید کی زندگی کو ہم نہیں سمجھتے۔ لیکن شہید کو تو ہماری باتیں نہیں پہنچتی۔

طالب: لیکن وہ کہتے ہیں کہ شہید کھاتا پیتا بھی ہے اسے مرا ہوا نہ کہو۔ اور کہتے ہیں کہ ایک عام انسان کے ساتھ یہ معاملہ ہو سکتا ہے تو نبی پاک ﷺ کے ساتھ کیوں نہیں ہو سکتا؟

استاذہ: اللہ تعالیٰ سے پوچھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ معاملہ رکھا نہیں پیغمبروں کے ساتھ۔

آپ اس کتاب کے آڈیو اور ویڈیو کورس سے بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اللہ کا رنگ

تیرا دھیان رکھنا ہے

ایمانی تجربات کریں

AL-NOOR INTERNATIONAL